فتاوٰی رضویّہ
مع تخریج و ترجمہ عربی عبارات
امام احمد رضا بریلوی قدس سرہٗ
۱۵
رضا فاؤنڈیشن
جامعہ نظامیہ رضویہ
اندرون لوہاری دروازہ لاہور ۸
پاکستان (۵۴۰۰۰)

مسئلہ ۳۳: از مدراس بتوسط جناب سید شاہ مخدوم محی الدین صاحب قاری نائب متولی مسجد والاجاہی ترملکھیڑی مسئولہ جناب شاہ محمد حسین صاحب قادری نائب قاضی اہلسنت مدراس ۲۲ رمضان ۱۳۳۹ھ

حضرت مولانا المحترم دام فیضکم السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ،، مزاج گرامی، ایک استفتاء بغرض جواب مرسل خدمت گرامی ہے، امید کہ جلد جواب باصواب مرحمت فرمائیں گے کیونکہ مدراس میں ایک شخص جو اپنے آپ کو قومی لیڈر کہلواتا ہے اور اپنے اخبار میں ہمیشہ بزرگان دین کی توہین کرتا ہے جس کے سبب قوم میں تفرقہ پڑرہاہے اس کی تنبیہ اور خلق اللہ کی ہدایت کے لئے آپ کو تکلیف دی جاتی ہے امید کہ جواب سے سرفراز فرماکر عنداللہ ماجور رہوں گے

استفتاء: کیا فرماتے ہیں علمائے دین متین کہ ایک مدراسی پرچہ نویس فاتحہ دلانے والوں پر شرانگیزی کرتا ہے جس کے خیالات یہ ہیں: "فاتحہ بدعت اور زیارت تربتہائے مطہرہ قبر پرستیاں اور اس کی تحریر سے حضرت غوث اعظم محی الدین عبدالقادر جیلانی رضی اللہ تعالٰی عنہ کے فاتحہ دلانے والوں اور متبرک طعام کھانے والوں کو نام کی پوجا قبر کی پرستش کرنے والوں، خلافت کا خون پینے والے اور حضرت غوث الاعظم کی پاک ہڈیوں کو چبانے والے سنایا جارہاہے، ۱۱ ربیع الآخر کے اخبار میں لکھا ہے: "آج اس کے مریدوں اور متعقدوں کو یہ حال ہے کہ نام کی پوجا اور قبر کی پرستش کررہے ہیں مگر خلافت کا خون پی رہے ہیں، حضرت غوث اعظم کی پاک ہڈیوں کو چبارہے ہیں، الخ" ۲ ربیع الاول کے پرچہ میں لکھا کہ: ان بدمعاشوں کو اس پر رونا نہیں آتا کہ حضرت شاہ بغداد کی روح کو کافروں نے ذلیل کیا ہے" اور ۱۴ ربیع الاول ۱۳۳۹ھ کے پرچے میں لکھا ہے جس کا عنوان یہ ہے: "جادو وہ جو سرپر چڑھ کے بولے کہ اجل کا فرشتہ بندر بن کر شاہ یونان کو کاٹا۔" ۱۵ ماہ محرم ۱۳۳۷ھ کے پرچے میں لکھا ہے: "اذان میں محمد رسول اللہ (صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم) سن کر انگوٹھے چوم لینا یا موئے مبارک کی زیارت کرلینا یا آثار خانہ کے روبرو سے گزرتے ہوئے گردن جھکادینا یا جمعہ یا جمعرات کو فاتحہ کرلینا یہ باتیں رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی اطاعت نہیں۔" ایسے شخص کے لئے شرع شریف میں کیا حکم کرتی ہے، ایسے شخص کو مولانا، فخر قوم، فخر مسلمانان، لیڈر قوم کا لقب دینا دائرہ اسلام میں کوئی خدمت عطا کرنا اس کی تائید واعانت کرنا اس سے راہ ورسم رکھنا اس کا وعظ کرانا اس کا اخبار خریدنا کیا حکم رکھتا ہے؟ **بینوا توجروا**

الجواب:

فاتحہ کو بدعت کہنا، زیارات مزاراتِ طاہرہ کو قبر پرستی بنانا، نیاز حضور پرنور سیدنا غوث الاعظم

رضی اللہ تعالٰی عنہ کو نام کی پوجا کہنا، تعظیم آثار شریفہ حضور سید عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کو حضور کی اطاعت نہ ماننا، یہ سب شعار وہابیت ہیں اور وہابیہ گمراہ بددین بلکہ کفار و مرتدین ہیں، کما حققناہ فی غیر ما کتاب (جیسا کہ ہماری متعدد کتب میں اس کی تفصیل ہے۔ت) روح اقدس حضور سیدنا غوث اعظم رضی اللہ تعالٰی عنہ کی نسبت وہ ناپاک کلمہ تذلیل لکھنا کذب و قبیح و توہین صریحہ ہے ان کے غلامان غلام کی روح کو تمام جہاں کے کفار و مشرکین و وہابیہ و مرتدین مل کر ذلیل نہیں کر سکتے۔

"وَلِلّٰهِ الْعِزَّةُ وَلِرَسُوْلِهٖ وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ وَلٰكِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ ۠" [1]	عزت تو اللہ اور اس کے رسول اور مسلمانوں ہی کے لئے ہے مگر منافقوں کو خبر نہیں (ت)

حضرت ملک الموت علیہ الصلوٰۃ والسلام کی نسبت بندر کاٹنے کا لفظ ملک مقرب رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی توہین ہے کفر مبین ہے، ایسے شخص کو مولانا و فخر مسلمانان اور ہادی و رہبر قوم ماننا اگر اس کے اقوال پر اطلاع کے بعد ہے خود کافر و موجب غضب رب ہے،

قال صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم لاتقولوا للمنافق سیدنا فانہ ان یکن سیدکم فقد اسخطتم ربکم۔ [2]	منافق کو "اے ہمارے سردار" نہ کہو کہ اگر وہ تمہارا سردار ہوا تو تم نے اپنے رب کا غضب اپنے سر لیا۔

فتاوٰی ظہیریہ و اشباہ والنظائر و در مختار وغیرہا میں ہے: تبجیل الکافر کفر [3] (کافر کی توقیر کفر ہے۔ت) انھیں میں ہے: لو قال لمجوسی یا استاذ تبجیلا کفر [4] (اگر مجوسی کو "اے استاد" توقیرا کہا تو کفر ہے۔ت) اس کا واعظم کرانا حرام ہے، تبیین الحقائق امام زیلعی میں ہے:

لان فی تقدیمہ تعظیمہ وقد وجب علیہم	کیونکہ اس کی تقدیم میں اس کی تعظیم ہے حالانکہ

[1] القرآن الکریم ۶۳/ ۸

[2] مسند امام احمد بن حنبل حدیث بریدہ الاسلمی رضی اللہ عنہ دارالکفر بیروت ۵/ ۴۷۔۳۴۶، سنن ابی داؤد کتاب الادب باب لایقول الملوک آفتاب عالم پریس لاہور ۲/ ۳۲۴

[3] الاشباہ والنظائر کتاب السیر باب الردۃ ادارۃ القرآن کراچی ۱/ ۲۸۸، درمختار کتاب الحظر والاباحۃ فصل فی البیع مطبع مجتبائی دہلی ۲/ ۲۵۱

[4] الاشباہ والنظائر کتاب السیر باب الردۃ ادارۃ القرآن کراچی ۱/ ۲۸۸، درمختار کتاب الحظر والاباحۃ فصل فی البیع مطبع مجتبائی دہلی ۲/ ۲۵۱

اھانة شرعا[1]۔	مسلمانوں پر شرعا اس کی توہین لازم ہے۔(ت)

اسلام کی کوئی خدمت اسے سپرد کرنا جس میں وہ مسلمانوں کا راز دار یا بعض مسلمانون کا سردار بنے سخت حرام ہے

قال اللہ تعالٰی "یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوْا بِطَانَةً مِّنْ دُوْنِكُمْ"[2]۔	اللہ تعالٰی نے فرمایا: اے ایمان والو! غیر کو اپنا راز دار نہ بناؤ۔

ابو موسٰی اشعری رضی اللہ تعالٰی عنہ نے جب ایک کافر کو اپنا محرر بنانا چاہا امیر المومنین عمر فاروق رضی اللہ تعالٰی عنہ نے انھیں فرمان بھیجا:

لا اکرمھم اذا اھانھم اللہ و لا اعزھم اذا اذلھم اللہ ولا ادینھم اذا ابعد ھم اللہ[3] وفی اخرٰی لیس لنا ان ناتمنھم وقد خرنھم اللہ ولا ان نرفعھم وقد وضعھم اللہ[4]۔	میں کافر کو گرامی نہ کروں گا جب کہ انھیں اللہ نے خوار کیا، نہ انھیں عزت دوں گا جب کہ انھیں اللہ نے ذلیل کیا، نہ ان کو قرب دوں گا جب کہ انھیں اللہ نے دور کیا، دوسری روایت میں ہے ہمیں روا نہیں کہ کافروں کو امین بنائیں حالانکہ اللہ تعالٰی انھیں خائن بتاتا ہے یا ہم انھیں رفعت دیں حالانکہ اللہ سبحانہ، وتعالٰی نے انھیں پستی دی۔

در مختار میں ہے:

یمنع من استکتاب ومباشرة یکون بھا معظما عند المسلمین[5]۔	اسے کتابت اور ایسے کام سے روک دیا جائے گا جس کی وجہ سے وہ مسلمانوں کے ہاں معظم ٹھہرے۔(ت)

اس کی تائید واعانت حرام ہے،

قال اللہ تعالٰی "وَ لَا تَعَاوَنُوْا عَلَى الْاِثْمِ وَ الْعُدْوَانِ ۪"[6]۔	اللہ تعالٰی نے فرمایا: گناہ اور حد سے بڑھنے پر مدد نہ دو۔

---

[1] تبیین الحقائق شرح کنز الدقائق باب الامامة المطبعة الکبرٰی الامیریہ بولاق مصر ۱/ ۱۳۴

[2] القرآن الکریم ۳/ ۱۱۸

[3] لباب التاویل (تفسیر الخازن) تحت آیة ۵/ ۵۱ مصطفی البابی مصر ۲/ ۶۲

[4] لباب التاویل (تفسیر الخازن) تحت آیة ۵/ ۵۱ مصطفی البابی مصر ۲/ ۶۲

[5] درمختار باب فصل فی الجزیة مطبع مجتبائی دہلی ۱/ ۳۵۲

[6] القرآن الکریم ۵/ ۲

حدیث میں ہے نبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں:

من مشی مع ظالم لیعینه وھو یعلم انه ظالم فقد خلع من عنقة ربقة الاسلام [1]۔	جو دانستہ کسی ظالم کے ساتھ اسے مدد دینے چلے بیشک اس نے اسلام کی رسی اپنی گردن سے نکال دی۔

اس سے راہ ورسم میل جول رکھنا حرام ہے،

قال اللہ وتعالٰی "وَ اِمَّا یُنْسِیَنَّكَ الشَّیْطٰنُ فَلَا تَقْعُدْ بَعْدَ الذِّكْرٰى مَعَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِیْنَ ﴿۶۸﴾" [2]۔	اللہ تعالٰی نے فرمایا: اگر تجھے شیطان بھلادے تو یاد آنے پر ظالموں کے پاس نہ بیٹھ۔

رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں:

ایاکم وایاھم لایضلونکم ولایفتنونکم [3]۔	ان سے دور رہو اور انہیں اپنے سے دور کرو کہیں وہ تم کو گمراہ نہ کردیں کہیں وہ تمہیں فتنہ میں نہ ڈال دیں۔

اس کا اخبار بطور پسند خرید نا ہر گز جائز نہیں جب کہ وہ ایسی ناپاک و مخالف دین باتوں پر مشتمل ہوتا ہے

قال اللہ تعالٰی "وَمِنَ النَّاسِ مَنْ یَّشْتَرِیْ لَهْوَ الْحَدِیْثِ لِیُضِلَّ عَنْ سَبِیْلِ اللّٰهِ بِغَیْرِ عِلْمٍ ۖۗ وَّ یَتَّخِذَهَا هُزُوًا ؕ اُولٰٓىٕكَ لَهُمْ عَذَابٌ مُّهِیْنٌ ﴿۶﴾" [4]۔ والعیاذ باللہ تعالٰی، واللہ تعالٰی اعلم	اللہ تعالٰی کا فرمان مبارک ہے کچھ لوگ لغو باتیں خریدتے ہیں کہ ان کے سبب براہ جہالت خدا کی راہ سے بہکادیں اور اسے ہنسی بنالیں ان کے لئے ہے ذلت دینے والا عذاب۔

[1] المعجم الکبیر حدیث ۶۱۹ المکتبۃ الفیصلیہ بیروت ۱/ ۲۲۷، شعب الایمان حدیث ۷۶۷۵ دارالکتب العلمیہ بیروت ۶/ ۱۲۲
کنز العمال حدیث ۱۹۵۵۴ موسسۃ الرسالۃ بیروت ۶/ ۸۵، الفردوس بماثور الخطاب حدیث ۵۷۰۹ دار الکتب العلمیہ بیروت ۳/ ۵۴۷

[2] القرآن الکریم ۶/ ۶۸

[3] صحیح مسلم باب نہی عن الروایۃ عن الضعفاء قدیمی کتب خانہ کراچی ۱/ ۱۰

[4] القرآن الکریم ۳۱/ ۶